ضبط وترتیب: ضیاء الرحمٰن حقانی
متعلم دورہ حدیث جامعہ ہذا

وفاق المدارس العربیہ اور کراچی کے جید علماء کرام کی دارالعلوم آمد اور طلباء سے خطاب

۲۷/اپریل ۲۰۰۹ء کی رات کو کراچی کے جید علماء کرام کا ایک وفد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بغرض ملاقات جامعہ دارالعلوم حقانیہ پہنچا۔ وفد کا بنیادی مقصد ملک کے نامساعد حالات خصوصاً سرحد اور سوات میں فسادات کے سدباب کیلئے غور وخوص کرنا تھا۔ وفد کی قیادت استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، صدر وفاق المدارس اور مفتی اعظم مولانا محمد رفیع عثمانی صدر دارالعلوم کراچی کر رہے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث ایوان شریعت (ہال) میں ایک مختصر مگر پرنور اجتماع منعقد ہوا۔ تمام شیوخ واکابر سٹیج پر جلوہ گر تھے۔ ان میں نوجوان عالم دین جرأت وشجاعت کے پیکر مولانا عدنان کاکاخیل بھی موجود تھے۔ جنہوں نے سابق صدر جنرل مشرف کے منہ پر کلمہ حق کہہ کر اپنے عظیم خاندان کی روایات کو برقرار رکھا۔ طلباء کرام نے مہمان علماء کرام کے قیمتی جواہر پاروں سے استفادہ کیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے اجازت حدیث بھی مرحمت فرمائی۔ زیر نظر مضمون علماء کرام کے مختصر مگر جامع اور پُر مغز ارشادات کا مجموعہ ہے جس کو مولوی محمد رئیس طورو اور مولانا ضیاء الرحمٰن حقانی (متعلمین دورہ حدیث) نے قلم بند کیا۔ افادہ عام کیلئے نذر قارئین ہے __________ (ادارہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ: (خطبہ استقبالیہ)

حمد وثناء کے بعد: میں طلباء کرام اور اساتذہ کرام جامعہ حقانیہ کی طرف سے ان تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے بے پناہ عوارض ومشکلات کے باوجود ہمیں اپنی ملاقات سے مشرف فرمایا۔ عزیز طلباء کرام! آج یہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے ایک تاریخی دن ہے کہ یہاں ایسے اہل اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر جبال العلم اور نابغہ روزگار ہیں۔ یہ مہمان اکابر ایک عظیم مقصد کیلئے تشریف لائے ہیں کہ سوات اور اس کے متعلقہ علاقوں میں نظام عدل اور امن کیسے برقرار رہے؟ کیونکہ حالات حاضرہ ان الدین بداء غریباً الخ

کا مصداق اتم ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بعض نام نہاد عاشقان رسول بھی حکومتی ہتھکنڈوں میں پھنس چکے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ نفاذ اسلام تمام مذہبی جماعتوں کا ایک مشترکہ فیصلہ ہے۔

لہٰذا شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ' حضرت مولانا اسفندیار صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ اور دیگر علماء کرام کی تشریف آوری اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ سوات میں نہ طالبانائزیشن ہے نہ دہشت گردی بلکہ وہاں کے لوگوں کو ایک حق کے نظام کا نفاذ مطلوب ہے۔ ان حضرات کا ایسے کٹھن حالات میں سوات جانا اور یہاں آنا ہمارے اور آپ کیلئے ایک درس عبرت ہے کہ معاشرے میں جب بھی بگاڑ پیدا ہو تو علماء حق اس کی اصلاح کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لہٰذا ان حضرات کی یہ جدوجہد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے مشن کی یاد تازہ کرتی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب' والد مکرم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے خصوصی شاگرد رشید ہیں۔ حضرت والد محترم آپ سے انتہائی محبت کرتے تھے۔ مولانا سلیم اللہ خان صاحب انتہائی بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں تشریف لائے ہیں' اللہ تعالیٰ ان حضرات کی جدوجہد و مشقت کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ۔ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان:

حضرت الشیخ سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے طلباء کرام کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل فرماتے ہوئے ان کو اجازت حدیث سے سرفراز فرمایا۔ حدیث شریف کی عبارت سننے کے بعد فرمایا:

عزیز سامعین! حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے' ان کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے۔ اپنی خدمات' روایات اور طلباء کی تعداد کے لحاظ سے دارالعلوم حقانیہ حقیقت میں آج پاکستان میں دیوبند ثانی کی روایات زندہ کئے ہوئے ہے۔ اس سے ہمارا علمی اور قلبی تعلق ہے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ میرے استاد ہیں۔ میں حدیث شریف کی تشریح نہیں کرتا البتہ چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ عزیز طلبا کرام! میں آپ سب کو صحاح ستہ کی تمام روایات کی اجازت دیتا ہوں۔ میں نے سندِ حدیث کی اجازت اور احادیث پڑھنے کی سعادت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے حاصل کی تھی۔ لیکن یاد رکھو! شرط یہ ہے کہ اس سند کی لاج رکھو۔ اور ہر ایسے کام سے اجتناب کرو جو ہمارے اکابر کے دامن پر دھبہ نہ بنے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کا شرح صدر فرمائیں اور دینی فتوحات کا دروازہ کھول دے۔ آمین

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ' مہتمم دارالعلوم کراچی:

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. امابعد . عزیز حاضرین کرام!

جامعہ حقانیہ میں بندہ کی کوئی نئی آمد نہیں بلکہ عنفوان شباب سے یہاں آنے کا تعلق ہے۔ البتہ اس دفعہ بہت طویل عرصے کے بعد آنا ہوا۔ دارالعلوم حقانیہ کا پرانا نقشہ جدید بلند و بالا تعمیرات کی وجہ سے تبدیل ہو چکا ہے۔ ماشاء اللہ

نئی نئی تعمیرات وجود میں آئی ہیں۔لیکن عزیز طالبعلمو! مدرسے کیلئے سب سے قیمتی اثاثہ طلباء اور اساتذہ ہیں البتہ اگر اللہ تعالیٰ تعمیرات بھی عطا فرمائیں تو یہ اس کی مہربانی ہے۔عزیزو! میں خود ایک طالب علم ہوں اسلئے طلباء کے درمیان بیٹھتے ہوئے مزہ آتا ہے اور ان سے باتیں کرنے میں لذت محسوس کرتا ہوں لہٰذا اگر گفتگو کا سلسلہ شروع کروں تو آپ حضرات سننے سے اکتا جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں طالب علم بنائیں۔میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیعؒ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ''میرا جینا بھی طلباء کرام کے ساتھ ہو اور میرا مرنا بھی'' دراصل یہ دعا ماخوذ ہے دعا نبوی ﷺ سے۔اس لئے کہ ایک حدیث شریف میں رسول ﷺ کی یہ دعا منقول ہے۔**اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین**. یہ طلباء کا مجمع بھی مساکین کا مجمع ہے اور حدیث شریف میں اس کا اولین مصداق یہی طلبا کرام ہیں۔

عزیز طالب علمو! یہ طالب علمی کسی مخصوص زمانے تک محدود نہیں ہیں بلکہ **طلب علم من المھد الی اللحد** یعنی رسمی فراغت سے کوئی عالم، فاضل یا علامہ نہیں بنتا بقول حضرت شاہ صاحبؒ (کشمیری) کہ اصل چیز علم کی پختگی، قوت مطالعہ اور استعداد ہے۔جب یہ چیز حاصل ہو جائے تو پھر درسا درسا پڑھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔امین۔

پیر طریقت حضرت مولانا اسفندیار صاحب مدظلہ۔مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ دار الخیر کراچی

محترم طالب علمو! آپ اور ہم جو چمنستان علم جامعہ دار العلوم حقانیہ کی شکل میں دیکھ رہے ہیں یہ کوئی راتوں رات نہیں بنا بلکہ اسکی آبادی و آبیاری میں ایک شیخ کبیر، ولی کامل حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شب بیداری اور اللہ کے حضور میں گریہ وزاری شامل ہے یہ مرکز علم وعرفان جامعہ حقانیہ نصف صدی سے زائد جہد مسلسل اور عمل پیہم کا نتیجہ ہے۔

عزیز طالبعلموں! یہ جامعہ مولانا سمیع الحق صاحب کا کوئی ذاتی اثاثہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کی مادر علمی ہے اس کی اینٹ اینٹ کی حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے۔عزیز طالب علمو! میری مخلصانہ نصیحت آپ سب کو یہ ہے کہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھ لیا کریں امن وامان اور جامعہ ہذا کی بقا اور سالمیت کیلئے دعائیں مانگا کریں۔اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب مدظلہ، مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر:

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: میرے معزز طلباء کرام! اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو علوم نبوت کیلئے منتخب کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے کیونکہ یہی وہ فرقہ اور جماعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امتیازی طور پر مذکورہ آیت میں ذکر کیا ہے۔اور اس انتخاب میں ہمارا ذاتی کوئی کمال نہیں۔جس طرح کہ ایک خادم کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے مقرر کرتا ہے تو خادم کو بادشاہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بادشاہ کی خدمت کو ہر ایک باعث عزت گردانتا ہے اب بادشاہ کا تمام لوگوں سے صرف نظر کر کے اس کا انتخاب کرنا یقیناً خادم پر احسان ہے۔سوا لاکھ کو صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ

کی ہر ہر ادا کو محفوظ کیا۔ ابو ہریرہؓ نے دنیاوی معاملات کو خیر باد کہہ کر اپنے آپ کو اس لئے وقف کردیا تھا اور ہر ہر حدیث کا حفظ شروع کردیا' دوسرے صحابہ تو دوسرے کاموں میں بھی مصروف رہتے تھے لیکن واما ابوھریرۃ رضی اللہ فھو ملصق بباب رسول اللہ ﷺ اسی وجہ سے ابو ہریرہؓ کو علوم نبویہ میں ایک امتیازی شان حاصل ہوگئی تھی۔ آپ خود سوچئے درجہ اول کی احادیث کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں۔ صرف ابو ہریرہؓ سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں۔ علامہ سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ ''جب میں نے سیرت الرسول ﷺ پر احادیث کو دیکھنا شروع کیا تو ایسا محسوس ہوا کہ سوا لاکھ صحابہ انسان نہیں بلکہ ویڈیو کیمرے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہر ہر ادا کو محفوظ کردیا اور یہ صحابہ ایسے طالب علم نہیں تھے کہ زبان رسول سے کوئی جملہ نکلا ہو اور انہوں نے محفوظ نہ کیا ہو۔''

شاید صحابہ کرامؓ کو ایسا خراج تحسین کسی نے پیش نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب' جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی:

میرے محترم اور عزیز طالب علموں! جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو دیکھ کر اور آپ حضرات کی زیارت کر کے میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ویسے بھی دارالعلوم حقانیہ کیساتھ میری ایک گونہ علمی تعلق ہے کیونکہ یہاں کے سابق استاذ صدر المدرسین متکلم وقت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحبؒ یہاں میرے مشفق استاذ تھے۔

عزیز طلباء! حصول علم میں کوئی بھی موقع فروگزاشت نہ کریں کیونکہ عجم کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اگر علم ثریا پر تو یہ اہل عجم اس کو وہاں سے بھی حاصل کرلیں گے۔ اسلئے اس ارشاد پاک کا مصداق بننے کیلئے حصول علم میں انتھک محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ عزیزو! جس گلستان علم میں تم پل رہے ہو اس کے ایک ایک درخت ایک ایک شاخ اور پتے کی نگہبانی تمہاری ذمہ داری ہے کیونکہ تم ہی اس باغیچے کے پھول اور ثمرہ ہو۔ اسلئے خوب محنت کر کے اس سے فائدہ اٹھاؤ خشک اور خراب درخت نہ بنو جس کو باغبان جڑ سے اکھاڑ کر پھینکتا ہے۔ کیونکہ اس پر کوئی ثمرہ مرتب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں اس باغ میں علم وعرفان کے چشمے جاری کئے ہیں۔ خدانخواستہ ہم آوارہ گرد ثابت ہوئے اور وقت کی قدر وقیمت نہیں کی۔ خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس نعمت عظیمہ سے محروم نہ فرمائے۔ اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ خدا تعالیٰ جنت میں ہم کو اکٹھا فرمائے جس طرح یہاں جمع کیا ہے کیونکہ ہماری یہاں تو ملاقات ہوگئی لیکن کچھ وقت بعد پھر فراق آجائے گا' البتہ اصل اجتماع جنت کا ہے پھر وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فراق نہیں اس لئے اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم نہ کرے اور ہم سب کو وہاں اکٹھا فرمائے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب مدظلہ' جامعہ فاروقیہ کراچی:

بعد از خطبہ وسلام۔ عزیز طلباء کرام: ہم یہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور جامعہ

دارالعلوم حقانیہ کی زیارت کی غرض سے آئے ہیں۔طلباء کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر خوش اور حیران ہوا ہوں۔یقیناً یہ ایسی مجلس سے ہے جس سے لوگوں کے ایمان کی طراوت اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔

ان اکابر علماء کا صوبہ سرحد آنا دو اہم مقاصد کی بنیاد پر تھا۔ایک یہ کہ ایم کیو ایم کے سوات میں نظام عدل کے متعلق اعتراضات کا دفعیہ کیا جائے اور دوسری یہ کہ مولانا صوفی محمد سے ملاقات کر کے وہاں کے نظام عدل کا جائزہ لیں۔

محترم سامعین کرام! یہ مملکت خداداد پاکستان بڑی کوششوں اور قربانیوں کے بعد ہمیں ملا ہے۔لیکن افسوس کہ ساٹھ سال گزرنے کے باوجود بھی ہم نے کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کی۔جلسوں' جلوسوں' ہڑتالوں اور زندہ باد مردہ باد کے نعروں نے ہماری سیاست کو آلودہ کیا نظام حکومت بھی برباد ہوا اور تعلیم کا بھی خاتمہ ہوا۔یہ تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ یہ علماء طلباء اور دینی مدارس موجود ہیں۔آپ حضرات کی ذمہ داری ہے کہ اس مملکت کی حفاظت کریں اور عادلانہ نظام کو کامیاب کرنے کے لئے کوشش کریں ورنہ قیامت کے دن میں ہم سے بازپرس ہوگی۔

عزیز طلباء! باطل حیران ہے کہ ہم کتنی مخالفت کرتے ہیں لیکن اتنی شدید مخالفت کے باوجود بھی مدارس روبترقی ہیں۔لیکن ان کو سمجھ نہیں جب علماء طلباء میں یہ تقویٰ اور ورع ہو اور اپنی جدوجہد کرتے رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت مدارس کی ترقی میں رخنہ نہیں ڈال سکتی بلکہ دن بدن ان کی ترقیات میں اضافہ ہوگا۔ان شاء اللہ۔

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ جامعہ الرشید کراچی:

عزیز طلباء! ان تمام بیانات کو سن کر یقین ہوگیا کہ جب تک مدارس اور علماء طلباء موجود ہوں گے۔تو باطل کبھی بھی اپنی ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہوں گے۔اور ان طلباء کی قربانی ایک دن رنگ لائے گی۔جس سے اسلامی نظام کا مکمل نفاذ ہوگا ان شاء اللہ۔ عزیزو! ہم سب کو اس ملک کی ایک ایک اینٹ سے اتنی محبت ہے جس طرح دین کے ایک ایک نقطے سے۔لہٰذا ہم کو ایسے رویے اور بیان سے اجتناب کرنا ہوگا جس سے اس ملک کے مخالفین کو نقصان پہنچانے کا موقع ملے۔کیونکہ جب یہ ملک ہوگا تب اس پر اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا۔جب مملکت نہ رہے تو نفاذ کس چیز پر ہوگی......؟

عزیز طلباء! علم صرف معلومات کی حد تک نہ ہو بلکہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ علم نور ہے اور گناہ ظلمت' نور آئے گا تو ظلمت نہیں رہے گی اگر خدانخواستہ ظلمت آئے گی تو نور نہیں رہے گا۔اس لئے بدرویہ سے' ترش لہجہ سے' بداخلاقی اور اکابر کی بے احترامی سے اجتناب کرنا ہوگا۔لہٰذا کوشش یہ کرنی چاہیے کہ پہلے اپنے جسم میں اسلام نافذ کر کے دنیا کو دکھا دیں کہ ہم اپنے دعویٰ میں صادق ہیں پھر تمام دنیا میں اسلامی نظام کی حقانیت کا ثبوت دیں گے۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔امین